بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا ایھاالذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ
فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیع ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

دیہات میں نماز جمعہ

از

صاحب فہم وبصیرت درویش کامل استاذی واستاذ العلماء

حضرت مولانا مفتی عبد الغفور صاحب دامت برکاتہم

مہتمم مدرسہ تحفیظ القرآن

عید گاہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان

مرتبہ

نذیر الحق دشتی النقشبندی

مہتمم مدرسہ

عربیہ احسن العلوم (رجسٹرڈ)

نذیر آباد کچادازی - ڈاک خانہ بھونگ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان

نام کتابچہ : " دیہات میں نمازِ جُمعہ "

مصنف : حضرت مولانا مفتی عبدالغفور صاحب مدظلہ العالی

مُرتّب : نذیرالحق دشتی النقشبندی

ناشر : شعبۂ نشرواشاعت مدرسہ تحفیظ القرآن (صادق آباد)

طابع : مولانا حافظ وزیر احمد صاحب و مولانا قاری عمردین صاحب
جامعہ حمّادیہ بستی حاجی بڈھل خان کچا رازی
حاجی شبیراحمد خان دکاندار اقبال آباد کچا رازی

کمپوزنگ : رئیس محمد سلیم صابری

کتابت : صمد انٹرپرائزز ۔ کچہری روڈ رحیم یارخان

طباعت : سجاد پبلی کیشنز پریس مارکیٹ رحیم یارخان

تعداد : ۵۰۰ (پانچ سو)

ملنے کے پتے

- ..... مدرسہ تحفیظ القرآن عیدگاہ صادق آباد ضلع رحیم یارخان
- ..... مدرسہ احسن العلوم نذیر آباد کچا رازی تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یارخان
- ..... مولانا حافظ وزیراحمد صاحب مدرسہ جامعہ حمادیہ بستی حاجی بڈھل خان کچا رازی
- ..... سیٹھ پیراحمد صاحب درگھ غازی آباد کچا رازی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ۔ اما بعد ۔ محترم دوستو!
جاننا چاہیئے کہ مسلمانوں کیلئے جمعہ کا دن ایک حد درجہ بہترین اور نہایت شان والا دن ہے حدیث شریف میں ہے کہ خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ یعنی بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اس میں نماز جمعہ کا اجتماع شعائر اسلام میں سے ایک شعار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اسلامی شعار کو نہایت پابندی سے ادا کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یاایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروالبیع ذالکم خیرلکم ان کنتم تعلمون فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ یعنی اے تمام مسلمانو جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان کہی جایا کرے تو تم اللہ کی یاد (نماز) کی طرف چل پڑو اور خرید وفروخت کو چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم کو کچھ سمجھ ہو۔ پھر جب نماز پوری ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اپنی گزران کرو۔

اس کی تفسیر میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ وذروالبیع سے مراد اذان کے بعد ہر قسم کے کاروبار سے روکنا مقصود ہے۔ جن میں کھیتی باڑی ، تجارت ، مزدوری وغیرہ سبھی شامل ہیں۔ باتفاق فقہاء امت یہاں بیع سے مراد فقط خرید وفروخت نہیں بلکہ ہر وہ کام جو جمعہ میں رکاوٹ ہو۔ وہ سب بیع کے مفہوم میں شامل ہیں۔ (تفسیر معارف القرآن صفحہ ۴۴۱ جلد ہشتم) اگلی آیت فانتشروا فی الارض کہ نماز کے بعد زمین میں پھیل جاؤ بھی اس بات کی تائید کرتی ہے کہ بیع سے مراد ہر قسم کا کام ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے چاہے وہ جہاں کہیں ہو۔ اور جو کام بھی کرتا ہو۔ اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہر مسلمان کو جمعہ کی تاکید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ (ابوداؤد) یعنی جمعہ حق و واجب ہے ہر

مسلمان پر جماعت کے ساتھ۔ پھر ارشاد فرمایا کہ من ترک الجمعۃ من غیر ضرورۃ کتب منافقا" (مشکوٰۃ) یعنی جو شخص بغیر کسی عذر کے جمعہ چھوڑ دیتا ہے وہ منافق لکھا جاتا ہے (یہ معلوم ہو کہ منافق کافر سے بھی بدتر ہوتا ہے) پھر فرمایا لینتھین اقوام عن ودعھم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبھم ثم لیکونن من الغافلین (مسلم) یعنی لوگ جمعہ ترک کرنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر (گمراہی و بدبختی کی) مہر لگا دیگا اور پھر وہ غافلوں (گمراہوں' بدبختوں) میں شمار ہونگے۔

پھر فرمایا من ترک ثلث جمع تھاونا" بھا طبع اللہ علی قلبہ (مشکوٰۃ) یعنی جس نے سستی کی وجہ سے تین جمعہ چھوڑ دیئے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر گمراہی و بدبختی کی مہر لگا دیگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ پر نہ آنے والوں پر حد درجہ ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ لقد ھممت ان امر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعہ بیوتھم (مسلم) یعنی میں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو اپنے گھروں میں جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ پھر فرمایا من کان یومن باللہ والیوم الاخر فعلیہ الجمعۃ الامریض او مسافر اوامراۃ اوصبی او مملوک (دار قطنی) یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ یعنی مسلمان ہے۔ اس پر جمعہ فرض ہے مگر صرف بیمار' مسافر' عورت' نابالغ بچہ اور غلام پر فرض نہیں۔

ان قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے جمعہ کی اہمیت اور فرضیت کا آپ نے بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا اور یہ بھی جان گئے ہوں گے کہ سوائے ان پانچ لوگوں کے جن کا ذکر حدیث میں گزر چکا ہے باقی کسی کو جمعہ معاف نہیں۔ تمام مسلمانوں پر جمعہ فرض ہے چاہے کوئی جہاں کا رہنے والا بھی ہے مگر باوجود اس کے اس نہایت الحاد و بے دینی

کے حد درجہ نازک دور میں کچھ لوگ ایسے بھی اٹھے ہیں جو قرآن و حدیث کے صاف اور واضح حکم کو جھٹلا کر نہایت زوروشور سے کہتے پھرتے ہیں کہ شہر میں شہریوں پر جمعہ فرض ہے اور دیہات میں دیہاتیوں پر فرض نہیں۔ ان کو معاف ہے اگر پڑھیں گے تو ان کی نماز نہ ہوگی۔ ان سے پوچھو کہ دیہاتیوں پر جمعہ کیوں فرض نہیں وہ کیوں نہ پڑھیں؟ کیا یہ بیچارے مسلمان نہیں اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے کیا یہ پردہ نشین عورتیں۔ لاچار مریض ہیں۔ راہ چلتے مسافر ہیں نابالغ بچے ہیں یا زر خرید غلام ہیں۔ ذرا بتاؤ تو سہی۔۔

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

دیکھو جی جمعہ کے بارے میں جو آیت گذر چکی ہے۔ اس میں یایہا الذین امنوا (اے تمام مومنو) یہ خطاب صرف شہریوں کو نہیں بلکہ تمام مسلمانوں سے ہے اگر جمعہ صرف شہریوں پر فرض ہوتا تو یایہا الذین امنوا کی بجائے یااھل المصر یا اھل المدینۃ یا اھل البلد جیسے خطابوں سے کوئی خطاب ہوتا کیونکہ قرآن مجید کا قاعدہ ہے کہ جس کو خطاب کرتا ہے۔ اسے اس کے اپنے ہی وصف سے خطاب کرتا ہے۔ جیسے یایہا الرسل (اے رسولو) یانساء النبی (اے نبی کی بی بیو) یا بنی اسرائیل (اے اسرائیلیو) یایہا الکافرون (اے کافرو)

قرآن مجید میں جہاں دیکھو گے ہر کسی کو اس کے اپنے ہی وصف سے مخاطب پاؤ گے۔ نماز جمعہ کیلئے یایہا الذین امنوا روزے کیلئے یایہا الذین آمنوا آداب النبی کے حکم میں یایہا الذین امنوا غرضیکہ ہر جگہ مسلمانوں کو ان کے خصوصی وصف سے خطاب عام ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جمعہ کیلئے یایہا الذین امنوا سے مراد یہاں شہری ہوں اور باقی تمام جگہوں پر اس سے مراد تمام مسلمان ہوں ایسا نہیں۔

یہ جو بڑے بڑے شہروں میں شاہانہ حجروں میں بیٹھے چند ایک مفتی صاحبان اپنے آپ میں مگن دنیا و فیہا سے بے خبر موجودہ زمانہ کے حد درجہ نازک حالات سے بے خبر دیہات اور دیہاتوں کے حالات و ماحول سے بے خبر فتوے دے رہے ہیں کہ جی بس حضرت ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مذہب میں صرف شہروں میں جمعہ جائز ہے دیہاتوں

میں بالکل جائز نہیں جو بھی پڑھے اس کی نماز بھی نہ ہوگی اور وہ ملت حنفیہ سے بھی نکل جائیگا۔ حالانکہ یہ بالکل صحیح نہیں۔

چلو وہ تو ہوئے ہمارے بڑے میاں ان سے تو ہر حال میں ہماری مجال ہے کہ مگر نبی تو نہیں کہ ان کے پاس اس بارے میں اب کوئی وحی آئی ہے۔ بس جو بات انہوں نے کہی اپنے نظریہ ہی کے مطابق کہہ دی اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ پھر یہ دیکھئے عقل کے کورے ان کے اندھے مقلد خدا کی پناہ جو اپنی بے عقلی اور بے سمجھی کی وجہ سے مُفتیوں کو نبیوں کی طرح مامور من جانب اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا ہوا' ہر غلطی سے پاک جانتے ہیں۔ حالانکہ بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ فتویٰ میں تمام علماء سے بڑھ کر زیادہ بھول چوک اور غلطیاں کرنے والے مفتی ہی ہوتے ہیں۔ پھر آجکل کے غیر تربیت یافتہ لکیر کے فقیر بے سمجھ بصیرت سے خالی بغیر کسی محنت و مشقت کے مفت سے مفتی بننے والے بیچارے عام مفتیوں کا کیا حال ہوگا۔

عجیب بات یہ ہے کہ سادہ لوح لوگ مفتی کے بارعب نام سے دھوکا کھا کر ان کے خستہ حال اپنے نظریاتی فتووں کو منصوص من اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ قرآنی حکم کی طرح اٹل سمجھتے ہیں اور پھر مفتیوں کے اپنے نظریاتی فتووں کو حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے بھی زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اور پھر یہ سادہ لوح لوگ مفتیوں کے حق میں یہ غلط نظریہ بھی رکھتے ہیں کہ شاید تمام دنیا کے علماء میں سے ان کے پاس علمیت زیادہ ہے۔ حالانکہ متبحر علماء کرام کے آگے آجکل کے مفتی کہلانے والے بیچارے طفل مکتب یعنی مکتب کے مبتدی طالب علم سے بھی کم درجہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آجکل کے استاذ حضرات ایسے ان جان اور بے سمجھ مفتیوں کو فتویٰ کی سند جو دے چھوڑتے ہیں دراصل ان سے گویا کہ وہ مذاق کر چھوڑتے ہیں۔ مفتی نہیں بنا چھوڑتے۔ صحیح معنی میں مفتی وہ ہوتا ہے جو ہر قسم کے علوم پر کلی مہارت رکھتا ہو۔ قرآن' تفسیر' حدیث' فقہ' اصول' تاریخ وغیرہ وغیرہ کے ماہر ہونے کے علاوہ دنیاوی علوم سے بھی آگاہ ہو۔ زمانہ کے حالات اور لوگوں کے مزاج اور نفسیات سے بھی باخبر ہو۔ ضد بغض حسد کینہ عداوت غصہ وغیرہ وغیرہ ایسی گندی روحانی بیماریوں سے بھی تبرا

ہو۔ کسی بزرگ سے باطنی نسبت بھی رکھتا ہو۔ اور علم معرفت اور راہ طریقت سے بھی کچھ نہ کچھ واقفیت ضرور رکھتا ہو۔ مگر آجکل کے عالم مفتی کہلانے والے ان تمام چیزوں سے بالکل فارغ ہیں۔ مسئلہ پوچھا جو کچھ کسی کتاب میں لکھا دیکھا بعینہ صلو وہی کچھ لکھ دیا۔ نہ سوچ نہ سمجھ نہ بصیرت نہ معرفت چہ چوز اللہ اللہ خیر سلا۔ لکیر کے فقیر جو ہوئے۔ مکمل علوم حاصل کرنے میں برسا برس لگتے ہیں۔ یہ آج کسی درسگاہ میں پہنچے کل مفتی و عالم بن کر لوگوں کیلئے وبال جان بن کر آ گئے۔ دیوانوں کی طرح ہر کسی سے سرراہ الجھتے اور ہر کسی کے سر ہوئے جاتے ہیں۔ ارے بھائی کیا ہوا خیر تو ہے بس جی جائز نہیں ارے کیا جائز نہیں؟ بس جی دیہاتوں میں جمعہ جائز نہیں۔ مالیا خولیا توبہ توبہ پائنچے اٹھائے آستینیں چڑھائے گال پھلائے منہ سے جھاگ بہاتے رات دن دیہاتوں میں جمعہ بند کرانے کی فکر میں سرگرداں ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑا گناہ ان عقل کے اندھوں نے صرف دیہات میں جمعہ پڑھنا ہی دیکھا ہے۔ اگرچہ ان کا یہ طرزعمل حد درجہ احمقانہ ہے مگر کمال یہ ہے کہ ان بے عقلوں کو اپنی لے میں خود کو معلوم نہیں ہو رہا ج کہتے ہیں کہ دیوانے کو اپنی دیوانگی معلوم نہیں ہوتی۔ دراصل اس قسم کے سب چھوٹے بڑے حقیقی حنفیت کو نہیں بلکہ اپنی نظریاتی حنفیت کو لوگوں پر ٹھونسنے اور اسے ترجیح دینے کیلئے پریشان ہیں۔ ہر خیرو شر سے بے نیاز ہو کر خواہ مخواہ ایک ضروری اسلامی شعار (اسلام کی خاص علامت) کو مٹا کر مسجدوں کو ویران اور مسلمانوں کو بے دین بنا کر اپنی ہٹ دھرمی کی بھینٹ چڑھانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ جمعہ سے متعلق وہ خود کب سے اصلی حنفیت کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔ اب صرف اور صرف اپنے فتوؤں کو تسلیم کرانے اور اپنی بات منوانے اور خود کو مولانا جتلانے اور مفتیٔ اعظم باور کرانے کیلئے حضرت امام ابوحنیفہؒ کا نام لے لیکر بے فائدہ زور آزمائی کر رہے ہیں۔

دیکھئے فقہ حنفیہ میں جو اصل شرائط جمعہ کے جائز ہونے کے ہیں وہ یہ ہیں۔ ایسا شہر یا ایسی جگہ ہو جس میں مسلمان بادشاہ یا اس کا نائب رہتا ہو۔ وہ جمعہ قائم کرائیں یا حکم دیں۔ اگر وہ نہ ہوں تو حاکم شہر ہو وہ جمعہ قائم کرے یا حکم دے۔ اور یہاں پر اسلامی قاضی ہو جو شرعی حدود قائم کرے۔

عبارات ملاحظہ ہوں۔ السلطان او نائبه ای حضورهما او امامتهما او اذنهما لغيرهما (شرح وقایہ) کل موضع له امیر و قاض ینفذ الاحکام و یقیم الحدود (ہدایہ) اس کے علاوہ ہدایہ کے یہ الفاظ بھی ہیں کہ لا یجوز اقامتها الا للسلطان او لمن امره السلطان

اب میرے ساتھ سیدھی بات کریں اگرچہ مگرچہ چنانچہ گویا کہ سے کام ہرگز نہ چلے گا۔ کیا پاکستان بھر میں یہ شرطیں کہیں پائی جاتی ہیں۔ جب مذہب حنفیہ کی جمعہ نماز کیلئے یہ اصلی شرطیں کسی شہر میں نہیں پائی جاتیں اور ان شرائط کے نہ ہونے سے ان کی مصریت ہی سرے سے باطل ہے۔ تو پھر شہر میں جمعہ جائز اور دیہات میں جمعہ ناجائز کے سراسر غلط فتوے دینا اپنی نظریاتی حنفیت کو ترجیح دینے اور خوامخواہ اپنی بات منوانے کیلئے نہیں تو پھر کیا ہے۔ دیکھئے ہم حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں۔ آجکل کے مولویوں اور مفتیوں کے مقلد تھوڑے ہیں کہ انکے اپنے ذاتی نظریہ اور ذاتی رائے کو اصلی شریعت کی طرح جان کر بلا چوں و چرا تسلیم کرتے پھریں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

حنفیہ کی تمام شرطیں جواز جمعہ کیلئے جو تھیں وہ سب اڑ گئیں۔ اب باقی رہا ڈوبے کو تنکے کا سہارا کے مصداق صرف خالی خولی شہر تو ہم عرض کرتے ہیں کہ شہر خود شرط نہیں بلکہ مشروط ہے بادشاہ حاکم قاضی اور شرعی حدود سے ۔ مشروط کا قائم رہنا شرط سے ہے۔ جب شرط نہ رہے تو مشروط بھی ختم ۔ حساب بے باق چلو چھٹی ہو گئی۔ اب اس سے ان کا ان غیر شرعی شہروں میں جمعہ جائز ہونے کا دعویٰ ہی باطل ہو گیا۔

یہ جو عام شہروں میں جمعہ کے جائز ہونے کا اب فتویٰ دے رہے ہیں یہ بالکل صحیح نہیں یہ کتب حنفیہ کو غور سے دیکھیں صرف بعض مفتیوں کے نظریاتی فتوؤں پر ہرگز نہ چلیں۔ اس سے معلوم ہو جائیگا کہ کتب حنفیہ میں جواز جمعہ کیلئے مصر سے مراد وہی شرعی شہر ہے جس میں مندرجہ بالا شرطیں پائی جائیں۔ اگر کسی شہر میں یہ شرطیں نہ پائی جائیں تو مذہب حنفیہ میں جواز جمعہ کیلئے اسے مصر (شہر) نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ اس میں وہ شرطیں معدوم ہیں جو جمعہ کے جواز کیلئے درکار ہیں۔ موجودہ شہر جو ہر قسم کی گندگی اور آلائش سے اٹے پٹے پڑے ہیں کسی صورت میں بھی صحیح مصر (شرعی شہر) کہلا کر جواز جمعہ کیلئے معتبر نہیں ہو سکتے۔

جب ان موجودہ واہیات شہروں میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کی بتائی ہوئی شرطیں نہیں پائی جاتیں اور جب یہ صحیح مصر یعنی شرعی شہر ہی نہ رہے اور جب شرعی مصریت جو کہ جواز جمعہ کیلئے معتبر ہے ان پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا تو پھر کیوں حنفی کہلانے والے ایسے غیر شرعی اور بے ہودہ شہروں میں جمعہ کو جائز کہہ کر ملت حنفیہ سے مذاق اڑا رہے ہیں۔ وہ جان لیں کہ اس سے وہ ملت حنفیہ سے نکل گئے۔ اب اگر حنفیت کے دعویٰ کے ساتھ ان غیر شرعی شہروں میں جمعہ پڑھیں گے تو ان کا جمعہ بالکل صحیح نہ ہوگا۔

ہم جانتے ہیں کہ شہر جو کہ مشروط تھا انہوں نے اپنے مطلب کیلئے براہ راست شرط مان کر اس کے کمزور سہارے پر جواز جمعہ کا حکم دیدیا۔ حالانکہ شہر جمعہ کیلئے مشروط سے شرط اس وقت بنتا ہے جب اس میں اوپر والی تمام شرطیں پائی جائیں ورنہ نہیں۔ چلو ہم بھی ان باخبر حضرات کی رعایت کرتے ہوئے تھوڑی دیر کیلئے غلط کام کرکے مشروط کو شرط مان لیتے ہیں مگر ہمارا یہ ماننا بھی شاید بے سود ثابت ہوگا۔ اب دیکھو یہ شرط بھی گراہی چاہتی ہے کیونکہ تمام فقہاء اور محققین نے فرمایا کہ شرط المصر ظنی کہ شہر کی شرط جمعہ کیلئے ظنی ہے یقینی نہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ فیوض قاسمیہ میں فرماتے ہیں کہ شرط مصر ظنی است بل ہو ضعیف یعنی جمعہ کیلئے شہر کی شرط ظنی اور غیر یقینی ہے صحیح نہیں۔

اس وضاحت کے بعد آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ مذہب حنفیہ میں نماز جمعہ کیلئے شہر شرط نہیں اگر ہو بھی سہی تو کسی شہر کے اندر بھی جمعہ جائز نہیں ہوتا جب تک اس میں اوپر والی تمام شرطیں مکمل طور پر نہ پائی جائیں۔ اور ان تمام باتوں سے یہ بھی واضح ہوگیا ہے کہ تمام دنیا کے اندر مذہب حنفیہ میں جمعہ پڑھنا کہیں بھی جائز نہیں رہا۔ بات آئی گئی اور ختم ہوگئی۔

یہ تو اللہ بھلا کرے ہمارے علمائے متاخرین کا انہوں نے دیکھا کہ مذہب حنفیہ میں کسی طرح بھی اس دور کے اندر کہیں بھی جمعہ جائز نہیں ہوتا حنفیہ سے جمعہ گیا ہی چاہتا ہے اور حنفیہ کو ایک ضروری اسلامی شعار سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں تو انہوں نے مسلمانوں کو سخت ابتلاء سے بچانے اور ایک ضروری اسلامی شعار کو ہاتھ سے نہ جانے

دینے کیلئے اس زمانہ کے حالات کے پیش نظر آئمہ ثلاثہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہم کے مسلک اور دیگر محدثین امت اور محققین اہلسنت حنفیہ کے حکم کے مطابق جمعہ کو جائز قرار دیکر ہر جگہ پڑھنے کی اجازت دیدی۔

اب آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ ہر جگہ کیا شہر کیا دیہات بفضلہ تعالیٰ جمعہ ہر مقام پر اپنے پورے جوبن سے قائم و دائم ہے۔ اور ہر جگہ اسلام کی رونق و شوکت ظاہر و باہر ہے۔

اگر نہ بیند شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ

بلبلو خوش رہو چہکو اور عیش و عشرت کرو
مالی کی نوازش سے اب ہر طرف گلزار ہے
(راقم)

اب دین اسلام کی اس نورانی رونق و شوکت کو دنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کرسکتی۔ اگر کوئی عقل کا اندھا اس کے ختم کرنے کی ناکام کوشش کریگا تو وہ خود ذلیل و رسوا ہوگا۔

چراغے را کہ ایزد بر فروزد
ہر کہ اورا تف زند ریشش بسوزد

یہاں پر زیادہ تشریح کی گنجائش نہیں۔ دیہات میں جمعہ کے جواز کیلئے قرآن و حدیث کے مختصر حوالے ہو چکے۔ اب صرف چند مختصر حوالے علمائے احناف کے بھی سن لیجئے تاکہ دل مطمئن ہو اور تذبذب جاتا رہے۔

(۱) چنانچہ حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب حجتہ اللہ البالغہ میں دیہاتوں اور بستیوں میں جمعہ پڑھنے کو جائز قرار دیکر اس کی تائید میں جامع صغیر سے حدیث نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعة واجبة علی کل قریة یعنی جمعہ ہر بستی میں واجب ہے۔ دیکھئے کتاب صلوٰۃ الجمعہ فی القریٰ (ص۲۱)

۲۔ حجتہ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ فیوض قاسمیہ میں فرماتے ہیں کہ اگر کسے در دیہے جمعہ قائم کند دست و گریبانش نہ زنند کہ شرط معرفتی است بل ھو ضعیف یعنی اگر کوئی دیہات میں جمعہ قائم کرے تو جائز ہے اس سے لڑنا جھگڑا نہ چاہیے۔ کیونکہ جمعہ کیلئے جو شہر کی شرط ہے وہ صحیح نہیں۔
دیکھئے کتاب کفایت المفتی ص ۱۸۱ جلد سوم

۳۔ مفتی کفایت اللہ صاحب سے کسی نے سوال کیا کہ جو شخص حنفی المذہب عالم کو صرف گاؤں میں جمعہ پڑھنے سے غیر مقلد کہے وہ کیسا ہے جبکہ مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا محمد یعقوب، حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی اور مولانا عبدالخالق دیوبندی وغیرھم دیہات میں جمعہ پڑھتے رہے کیا یہ سب حضرات دیہات میں جمعہ پڑھ کر گنہگار ہوگئے۔ مفتی صاحب نے اس سوال کے جواب میں صرف اس قدر فرمایا کہ۔ دیہات میں جمعہ پڑھنے والوں کو غیر مقلد (خارج از ملت حنفیہ) نہیں کہا جاسکتا بستی میں جمعہ پڑھنے والے صحیح ہیں۔ کفایت المفتی ص ۱۸۲ جلد سوم

سوال کے جواب میں ان دیوبندی حضرات کا دیہات میں جمعہ پڑھنے کی کوئی تردید نہیں کی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ وغیرھم دیہات میں جمعہ پڑھتے تھے اور اسے جائز جانتے تھے اس کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی ان حضرات کا دیہات میں جمعہ پڑھنا ثابت ہے۔ یہ بھی معلوم ہو کہ دین پور شریف جو ایک دیہات ہے اس میں شیخ الہند مولانا محمودالحسنؒ نے خود جمعہ پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

۴۔ حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں (ترجمہ) کہ اس زمانہ کے اندر مذہب حنفیہ میں جواز جمعہ کی شرطیں مفقود ہیں۔ جمعہ جو شعائر اسلام میں سے ایک بہت بڑا شعار ہے۔ تمام سندھ میں بمشکل دو تین جگہ قائم ہو سکتا ہے۔ اس زمانہ میں ضروری ہے کہ دوسرے آئمہ کرام کی روایات پر عمل کرکے ہر جگہ بستیوں اور دیہاتوں میں بھی جمعہ قائم رکھا جائے تاکہ یہ شعار اسلام (دین اسلام کی علامت) ہاتھ سے جانے نہ پائے پس بستیوں اور دیہاتوں میں جمعہ قائم کرنے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجروثواب کے مستحق ہوں گے اور بستیوں اور دیہاتوں میں جمعہ سے روکنے والے گنہگار اور خطاوار ہوں گے۔ وھو سبحانہ تعالیٰ اعلم

اس فتویٰ پر اس وقت کے جید علماء میں سے مفتی ضیاء الدین ۔ مفتی عزت اللہ ۔ مفتی محمد مقیم ۔ قاضی ابوالحسن ۔ قاضی عبدالرحمٰن ۔ مولانا عبداللہ ایسے محققین کے دستخط ہیں۔ دیکھئے کتاب صلوٰۃ الجمعہ فی القریٰ ص ۳۲ بحوالہ فتویٰ واحدی ص ۲۳۷ ج۱

۵۔ ابوحنیفہ ثانی مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ بستی میں جمعہ کا صحیح ہونا نہ ہونا مسئلہ اختلافی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک جواز جمعہ کیلئے مصر ہونا شرط ہے لیکن مصر (شہر) کی تعریف میں اختلاف عظیم ہے۔ تاہم جس مقام پر کہ جمعہ زمانہ قدیم سے قائم ہے۔ اسے بند نہ کیا جائے کہ اس میں بیحد مفاسد ہیں (اسلام اور مسلمانوں کا نقصان ہے) لہٰذا اس ضرورت کی وجہ سے اپنے مذہب کی پابندیوں کو چھوڑ دینا جائز ہے۔ کفایت المفتی ص۱۸۵ ج ۳

۶۔ آگے فرماتے ہیں کہ جن بستیوں میں قدیم سے جمعہ پڑھا جاتا ہے تو ایسی بستیوں میں جمعہ پڑھنا چاہیے تاکہ اسلام کی رونق اور شوکت قائم رہے۔ ہاں جن چھوٹی چھوٹی بستیوں میں پہلے سے جمعہ قائم نہیں ہے وہاں قائم نہ کریں۔ کفایت المفتی ص۱۸۹ ج ۳

۷۔ آگے فرماتے ہیں کہ حنفیہ نے جو مصر کی تعریف کی ہے تو اس میں مصر کی تعریفیں مختلف اور متعدد منقول ہیں۔ اس مسئلے میں زیادہ سختی کا موقعہ نہیں ہے۔ (یعنی اس دور میں جمعہ سے روکنا نہ چاہیے) اس زمانہ میں مصالح عامہ اس امر کا مقتضی ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں کہ مدت دراز سے جمعہ قائم ہو۔ اس کو روکنا بہت سے مفاسد عظیمہ کا موجب ہوتا ہے (یعنی اسلام کی کمزوری اور مسلمانوں کی دین سے دوری) کفایت المفتی ص۱۹۶ ج ۳

۸۔ آگے فرماتے ہیں کہ دیہات میں جمعہ سے نہ روکا جائے قائم شدہ جمعہ بند کرنا تو بہت خطرناک چیز ہے کم از کم اس کی میں جرات بھی نہیں کر سکتا۔ کفایت المفتی ص۲۰۷ ج ۳

۹۔ آگے فرماتے ہیں کہ دیہاتوں میں جمعہ کو بند نہ کیا جائے سب لوگوں کو لازم ہے کہ اتفاق سے رہیں آپس میں اختلاف نہ کریں۔ کفایت المفتی ص۲۰۵ ج ۳

۱۰۔ آگے لکھتے ہیں کہ جمعہ کے بعد احتیاطی ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ ایسا حکم کسی کو نہ دیا جائے ورنہ ان کے عقیدے خراب ہوں گے اور نہ ان کا جمعہ صحیح ہوگا۔ یہی

احوط اور قابل فتویٰ ہے۔ کفایت المفتی ص ۲۴۷ ج ۳

۱۱۔ پیر طریقت امام العصر شیخ الاسلام حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ پیر شریف خلیفہ مجاز حضرت ہالیجوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں (ترجمہ) کہ اس دور میں مسلمانوں کے اندر حد درجہ دین کی کمزوری آچکی ہے۔ اور اسلام سے بیزار ہوچکے ہیں۔ جمعہ کے دن کسی نہ کسی طریقے سے مسجدوں میں آہی جاتے ہیں۔ نصیحت و وعظ سنتے ہیں اوران کو ہدایت نصیب ہوتی ہے اس کے بغیر لوگ اسلامی احکامات اور وعظ و نصیحت سننے کیلئے ہرگز جمع نہیں ہوتے اسلامی مصلحت مسلمانوں کی دینی ضرورت ہدایت اور رہنمائی کیلئے فتویٰ دیا جاتا ہے کہ دیہات میں جمعہ پڑھنا جائز ہے۔ پڑھنا چاہیے۔ دیکھیے کتاب صلواۃ الجمعہ فی القریٰ ص ۳۶

۱۲۔ مفتی بلوچستان حضرت مولانا نصیرالدین صاحب مندی فرماتے ہیں (ترجمہ) کہ دیہات میں جمعہ پڑھنے کا مسئلہ اختلافی ہے۔ اکثر علمائے حنفیہ آئمہ ثلاثہ اور محدثین کے نزدیک دیہات اور بستیوں میں جمعہ پڑھنا جائز ہے۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد شریف کے بعد بحرین کی بستیوں میں سے ایک بستی جواثی کی مسجد عبدالقیس میں پڑھی گئی۔ پھر وادی القریٰ کی بستی میں پڑھی گئی جو کہ ایلہ کے علاقہ میں تھی۔

ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے پاس لکھا کہ تم جہاں کہیں بھی ہو نماز جمعہ قائم کرو۔ آپ کا یہ حکم شہرودیہات دونوں پر نافذ تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ نماز جمعہ شہرودیہات دونوں میں جائز ہے۔ اگرچہ دیہات میں جمعہ مسلک حنفیہ کیخلاف ہے مگر اجتہادی اور اختلافی ہے۔ اجتہادی مسئلہ میں دوسرے مسلک پر عمل کرنا جائز ہے۔ جیسے کہ خود حنفیہ بوقت ضرورت خلاف مذہب حنفیہ عمل کرتے ہیں۔ مثلاً جس عورت کا خاوند گم ہو جائے یا پاگل ہو جائے تو مسلک حنفیہ کو چھوڑ کر امام مالکؒ کے مذہب پر عمل کرتے ہیں۔ خود حنفیوں نے صحت جمعہ کی بہت سی شرطیں ختم کردی ہیں۔ جیسے بادشاہ 'حاکم' قاضی' حدود شریعت وغیرہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث لا جمعة ولا تشریق جس پر حنفیہ کا عمل ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ موقوف منقطع اور ضعیف ہے اور

بخاری کی صحیح حدیث سے ٹکراتی ہے۔ لہذا علمائے احناف کا اس سے استدلال صحیح
نہیں۔ اس لئے بندہ کا فتویٰ یہ ہے کہ نماز جمعہ دیہات اور بستیوں میں ہر جگہ جائز
ہے۔ جمعہ میں آنے والے چاہے ایک ہی جگہ سے آئیں یا گردونواح سے مجہلا میں
جمع ہوں اس زمانہ میں دیہاتوں کے اندر بیشمار دینی فائدے ہیں جو جمعہ کے بغیر کسی
دوسرے ذرائع سے حاصل نہیں ہوسکتے لہذا بے دینی اور اسلام سے بیزاری کے اس
دور میں بیحد ضرورت ہے کہ دیہاتوں میں جمعہ قائم کیا جائے۔ ھذا ما ظہر لی
والعلم عنداللہ مفتی نصیرالدین عفی عنہ مصدقین۔ مولانا مفتی نور محمد صاحب ضامرانی
مفتی بلیدہ و مکران۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالغفار صاحب۔ مولانا مفتی عبدالخالق صاحب
۔ مولانا قاضی عبدالرحیم ناصر آبادی۔ مولانا مفتی عبدالرب صاحب۔ مولانا مفتی
نصیرالدین صاحب۔ مولانا قاضی محمد مراد تمپی۔ مولانا شیخ سالم مہاجر مدنی۔ مولانا عبداللہ
صاحب۔ شیخ السفیر وحیدہ و فریدہ مولانا محمد حیات صاحب ضامرانی۔ دیکھئے کتاب
نصیحت الوریٰ الجمعہ فی القریٰ ص۳۸

۱۴۔ حضرت مولانا مفتی عبدالواحد صاحب سربازی فرماتے ہیں کہ اقامت واداۓ نماز
جمعہ در قریٰ مانند کافہ بلوچی وامثال آں جائز بلکہ واجب و لازم است یعنی نماز جمعہ قائم
کرنا اور پڑھنا بلوچوں کی معمولی معمولی مستقل بستیوں میڑھوں کٹھوں اور جھونپڑیوں میں
اور اس قسم کی دوسری جگہوں میں جائز بلکہ واجب و لازم ہے دیکھئے کتاب الجمعہ فی
القریٰ ص۶

ہم نے یہاں پر بطور نمونہ دیہات میں جمعہ کے جائز ہونے کے یہ چند مختصر
حوالے پیش کئے ہیں مزید تفصیل کیلئے علمائے بلوچستان نے متفقہ طور پر ایک کتاب بنام
نصیحت الوریٰ الجمعہ فی القریٰ تصنیف کی ہے جو عربی اور فارسی میں ہے وہ پیر شریف
سندھ سے بھی دستیاب ہے دیکھ سکتے ہیں۔ راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ میرے
ممدوح فاضل نوجوان درویش صفت حضرت مولانا حافظ محمد احسن صاحب توحید آبادی
نے دیہات میں جمعہ کے جائز ہونے کے بارے میں ایک حد درجہ بہترین اور بیحد تحقیقی
بحث مسکت حوالہ جات سے مزین لکھ دیا تھا مگر افسوس کہ اس کتابچہ کی ضخامت کے
پیش نظر میں اس کو اس میں شامل نہ کرسکا۔ حضرت استاذ محترم کی مستقل کتاب گیارہ

مسئلے جو اس مسئلہ اور دیگر چند مسائل کی مکمل بحث میں زیر تحریر ہے اب اس بحث کو اس میں شامل کر دیا جائیگا (انشاء اللہ)

ان تمام حوالہ جات سے صاف طور پر واضح ہو گیا کہ اس دور کے اندر بستیوں اور دیہاتوں میں ہر جگہ جمعہ جائز ہے۔ جو لوگ صرف اور صرف اپنی بات منوانے کیلئے امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا نام لیکر موجودہ غیر شرعی شہروں میں جمعہ کو جائز اور دیہاتوں میں ناجائز کہتے پھرتے ہیں جیسے کہ پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے کہ یہ لوگ اس مسئلہ سے متعلق صحیح تقلید نہ کرنے کی وجہ سے حنفی نہ رہے۔ اب ان کا اپنا جمعہ ان غیر شرعی شہروں میں بالکل جائز نہیں ہو رہا۔ اس لئے کہ وہ اس مسئلہ میں نہ تو امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کے مطابق جمعہ پڑھتے ہیں اور نہ کسی دوسرے امام کے مسلک پر عمل کر کے پڑھتے ہیں لہذا وہ اسی مسئلہ میں ملت حنفیہ کیا وہ تقلید کے دائرے سے بھی نکل گئے۔

باقی رہے دیہاتی لوگ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ان سادہ دل خدا کے نیک بندوں کی نماز جمعہ دیہات میں اچھے طریقے سے جائز ہو رہی ہے اور وہ پوری طرح اجر و ثواب کے مستحق ہو رہے ہیں کیونکہ یہ قرآن و حدیث مسلک آئمہ ثلاثہ دیگر محدثین و محققین علمائے کرام اور مفتیان عظام مسلک حنفیہ کے فرمان کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔ اسی حالت میں وہ ملت حنفیہ سے بھی نہیں نکلے اور مقلد بھی رہے۔ اور انہوں نے ہر طرح کی کامیابی و کامرانی بھی حاصل کرلی۔ علاوہ ازیں جو لوگ ان عام غیر شرعی شہروں میں جمعہ کو جائز کہتے ہیں ان کی اس بات پر مجھے حیرانی بھی آتی ہے اور ہنسی بھی۔ جواز جمعہ کیلئے شہر کی جو شرطیں امام صاحبؒ نے بیان کی تھیں وہ شہر سرے سے رہے بھی نہ ۔ یعنی نہ وہ شہر رہے اور نہ ان کی شرطیں رہیں۔ شرط مشروط دونوں غائب ۔ مسلک حنفیہ میں اس دور کے عام شہروں میں جمعہ پڑھنے کا قصہ ہی ختم ۔ باوجود اس کے پھر بھی شہر شہر کا شور مچائے پھرتے ہیں بات سمجھ میں نہیں آتی۔

اس کے علاوہ پھر ادھر بھی غور کرنا چاہیے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے عرب کے شہر کوفہ کے اندر وہاں کے ملکی و علاقائی حالات کے پیش نظر یہ فتویٰ دیا تھا جیسے کہ مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب بلوچستانی نے اپنی کتاب الجمعۃ فی القریٰ میں

تشریح کردی ہے پھر یہ کہ امام صاحب کا زمانہ اور تھا ملک اور تھا اور وہاں کے دیہات اور تھے۔ عرب کی سرزمین ریگستان و ویران بس خانہ بدوش بدوؤں کے چند خیمے چراگاہوں کی تلاش میں آج یہاں کل وہاں نہ عمارت نہ مکان نہ جامع مسجد نہ مستقل آبادی کیا عرب کے دیہات پاکستان کے دیہاتوں کی مانند تھے۔ عرب کے دیہاتوں کو پاکستان کے دیہاتوں سے مشابہت دینا حیرانی کی بات ہے۔ پاکستان اکثروبیشتر سب ایک شہر معلوم ہوتا ہے گھر پر گھر ہیں بستیوں سے بستیاں جڑی ہوئی ہیں جو ہر لحاظ سے شہروں کے ساتھ مربوط ہیں۔ اور فنائے شہر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ شہر اور دیہات کا فرق بالکل مٹ چکا ہے۔ جو کچھ شہروں میں دستیاب ہے وہی کچھ دیہاتوں میں موجود۔

میں نے ایک مولوی صاحب سے دیہات میں جمعہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے نہایت بانکپن سے جواب دیا کہ جی امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مذہب میں دیہات کے اندر جمعہ پڑھنے کی کوئی گنجائش نہیں اگر کوئی حنفی پڑھے گا تو وہ حنفی نہیں رہے گا کہ مقلد کیلئے اپنے امام کی تقلید بہرصورت ضروری ہے۔ میں نے کہا بہت خوب صدقے جاؤں پہلے تم جاؤ اور دیہاتیوں سے دریافت کرو کہ تم حنفی ہو، شافعی ہو، مالکی ہو، حنبلی ہو۔ کیا ہو؟ اور تم ان میں سے کس امام کی تقلید کرتے ہو۔ ان سے ان کا مسلک معلوم کرکے پھر دیہات میں جمعہ نہ پڑھنے کا فتویٰ صادر کرو۔ عوام چاہے شہری ہوں یا دیہاتی ان کو کچھ خبر نہیں کہ وہ کس امام کے مقلد ہیں۔ عوام الناس تو رہے اپنی جگہ یہاں تو اچھے خاصے نمازیوں حاجیوں صوفیوں صافیوں تک کو خبر نہیں کہ وہ کس امام کے پیروکار ہیں۔ بس دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے عوام دیوبندی کہلاتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہ وہ بیچارے اصل حقیقت نہ جاننے کے سبب اگر ان کو کوئی وہابی کہے تو بڑے خوش ہوتے ہیں۔ اور بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے عوام خود کو بریلوی کہلاتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ بس سنی اور اہلسنت کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ حنفیت اور تقلید کی کسی کو کچھ خبر نہیں وہ جو کچھ کرتے ہیں دیکھا دیکھی کرتے ہیں۔

پھر میں نے اسے کہا کہ دیہات میں جمعہ نہ پڑھنے کا حکم نص قطعی سے ثابت ہے یا یہ مسئلہ فروعی، اختلافی اور تقلیدی نوعیت کی ہے۔ سوچ لو اگر تم نے اس کو

نص قطعی سے ثابت کیا تو پھر تم ائمہ علاوہ دیگر محدثین محققین اور عاملین جمعہ در دیہات کو نص قطعی سے انحراف کرنے پر کیا فتویٰ دو گے۔ اگر یہ مسئلہ فروعی اور اختلافی ہے تو دیہات میں جمعہ پڑھنا جائز ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں کہ اگر کسی مسئلے میں اپنے امام کے مسلک میں گنجائش نہ ہو تو اہلسنت کے باقی اماموں میں سے کسی کے مسلک کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ تمام فقہاء کے قول سے ثابت ہے کیونکہ اہلسنت والجماعت کے تمام امام اہل حق اور قابل اتباع ہیں۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ اگر حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی تقلید فرض ہے اور جو بھی کسی مسئلے میں آپ کی تقلید سے انحراف کریگا وہ ملت حنفیہ سے نکل جائیگا جیسے کہ تمہارا خیال ہے تو پھر آج کل ہمارے علماء جو بعض مسائل میں اپنے امام کے مذہب کیخلاف چل رہے ہیں۔ دیکھو وہ کہیں ملت حنفیہ سے نکل تو نہیں گئے۔

جیسے طلاق والی عورت کو صرف ایک ماہواری آئی پھر نہ آئی۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جب تک اسے تین ماہواری نہ آجائیں اس کا دوسرا نکاح کہیں نہیں ہو سکتا اگرچہ سالہا سال گزر جائیں مگر اس وقت حضرت امام مالکؒ کے مسلک پر عمل کررہے ہیں۔

کسی عورت کا شوہر گم ہوجائے تو حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عورت اپنے شوہر کا نوے سال عمر ہونے تک کا انتظار کرے مگر اس وقت امام مالک اور امام احمد بن حنبل کی تقلید کی جاری ہے۔

اس قسم کے بیشمار مسائل ہیں جن کے یہاں پر بیان کرنے کی ضرورت نہیں اگر ایسے مسائل میں آج کل کے مولوی صاحبان امام ابوحنیفہؒ کی تقلید نہ کریں تو بھی حنفی ہی رہ جائیں اور ان کی حنفیت میں ذرا برابر فرق نہ آئے اگر دیہاتوں میں خداتعالیٰ کے سادہ دل نیک بندے جمعہ پڑھیں جو ہر لحاظ سے جائز ہے اور جو تقلید کے دائرے میں آتا ہے تو حنفیت سے نکل جائیں واہ وا کیا انصاف ہے۔ ؎

یہی انصاف ہے تیرا یہی ہے منصفی تیری
تو دعویٰ عدل کرتا ہے نہیں عادل تو من موہن
(راقم)

دیہاتوں میں نماز جمعہ پڑھنے سے حنفی المذہب اپنی اصلی حنفیت سے تو بالکل نہیں نکل سکتے۔ وہ ہر حال میں حنفی ہی رہیں گے۔ ہاں البتہ اگر پاکستان کی مردم خیز سرزمین میں جیسے کہ بہت سے نبی مہدی آخرالزماں اور واجب التقلید امام پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں کوئی نیا امام ابوحنیفہ پیدا ہوا ہو تو اور بات ہے مگر یقین جانئے کہ پھر اس نئے پیدا ہونے والے امام ابوحنیفہ کا نبی بھی ہمارا نبی ہرگز نہ ہوگا۔ بلکہ اس کا نبی امریکہ کا صدر سابق ~~[illegible]~~ مسٹر ریگن ہی ہوگا۔ اور پھر جس کا نبی مسٹر ریگن ہوگا تو وہ ضرور آکر جمعہ کے بہانے مسجدوں کو ویران اور مسلمانوں کو دین اسلام سے دور رکھنے کی کوشش کریگا۔ اس کے ماننے والے اگر اس کی مرضی کیخلاف دیہاتوں میں جمعہ پڑھیں گے تو وہ انہیں ضرور اپنی خنفیت سے فورا" نکال باہر کر دیگا۔ پھر وہ لوگ اس کے حنفی نہ رہیں گے مگر یاد رکھو کہ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مقلدین کو وہ کسی حال میں بھی ان کی حنفیت سے نکالنے کی قدرت نہ رکھ سکے گا۔ نہ ان کو دیہاتوں میں جمعہ پڑھنے سے روک سکے گا۔ اگرچہ امام ابوحنیفہ" ہونے کے دعویٰ کے ساتھ ساتھ امام مالک ہونے کا دعویٰ بھی کیوں نہ کرے۔ اور اپنے خودساختہ نبی مسٹر ریگن علیہ ماعلیہ کو مع لاؤ لشکر کیوں نہ بلا لائے۔ کوئی عقلمند ذی فہم دانا حنفی اس کے رعب و دبدبہ میں آکر اس کے کہنے پر دیہات میں جمعہ ہرگز ترک نہ کریگا۔ ہاں البتہ بے وقوف پھوہڑ دماغ اور احمقوں کی ضمانت ہم نہیں دے سکتے۔

ہے ان کیلئے عرش تک دست دعا بلند
جن کی آستینوں میں ہے خنجر چھپا ہوا

ہمارے ملک میں ستر پچھتر فیصد آبادی دیہاتوں اور قصبوں میں رہتی ہے۔ پھر جہاں جمعہ نہ ہوگا وہاں عیدین بھی نہ ہوں گے۔ دیہاتوں میں رہنے والے جمع ہو کر پنج وقتہ نماز پڑھیں نہ جمع و عیدین ۔ شہروں میں تو یہ لوگ جائیں گے نہیں پھر سوچو اسلام اور مسلمانی کا کیا ہوگا۔ دیہاتوں کا یہ حال ہے کہ کسی کو دین اسلام کی خبر نہیں بوڑھے ہوچکے کلمہ طیبہ تک نہیں آتا۔ جمعہ کے دن پھر بھی کوئی نہ کوئی مسجد میں آ ہی جاتا ہے۔ اور دین کے بارے میں کچھ نہ کچھ جان جاتا ہے۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو پھر کیا ہوگا؟

یہی انداز گر ہے اس نگاہ برق آئیں کا
خدا حافظ ہے پھر اپنی متاع صبر و تسکیں کا

آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت بے دینی اور گمراہی نے مسلمانوں کو اپنے مضبوط گھیرے میں لے رکھا ہے۔ اور ہر گناہ اپنے پورے عروج پر ہے گمراہ فرقوں کا زبردست طوفان مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کیلئے اس کے علاوہ ہے کافر لوگ مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے نکال باہر کرنے میں پوری طرح سرگرم عمل ہیں مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ آجکل کے مولوی کہلانے والوں کو اس کا کچھ احساس نہیں کوئی ارمان نہیں۔ کچھ درد نہیں کوئی دکھ نہیں۔ صرف اپنی بات منوانے کی ضد میں سرگرداں و پریشان نظر آ رہے ہیں۔

ہاں ضرورت ہے خدا کیلئے نادم ہو جا
کر رہا ہے تیری اغماض کا شکوہ کوئی

دوستو! یاد رکھو دیہاتوں میں جمعہ بند کرانا نہ کوئی دین ہے نہ اسلام یہ صرف اسلام کو نقصان پہنچانے اور لوگوں کو دین سے دور رکھنے کا ایک عجیب بہانہ ہے۔ اور اس کے ساتھ پاکستان بھر سے دیوبندی جماعت کو مٹانے اور ختم کرنے کا ایک حد درجہ خطرناک منصوبہ ہے۔ دیکھو ملک بھر کے تمام دیہاتوں میں ہر جگہ بریلوی بھی جمعہ پڑھیں۔ جو کہ دیوبندیوں سے بھی بڑھ کر کٹر حنفی ہیں۔ غیر مقلد شیعہ اور مودودی بھی پڑھیں صرف دیوبندی نہ پڑھیں عوام تو حنفیت کو جانتا ہی نہیں پھر جہاں جمعہ ہوگا تو لوگ وہاں جا کر ضرور جمعہ پڑھیں گے۔ پھر جن کے پاس جا کر جمعہ پڑھیں گے ان کی باتیں سنیں گے اور ان کے ہو جائیں گے بس۔ دیوبندیوں کے مخالفین تو پہلے ہی سے یہی چاہتے ہیں کہ خدا کرے ترازو میں بل پڑ جائے۔

مانو نہ مانو جان جہاں تمہیں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

ایک بہت بڑے چک میں دو مسجدیں تھیں ایک دیوبندیوں کی دوسری بریلویوں کی جن میں ساٹھ ستر سال سے جمعہ قائم تھا۔ ایک مولوی صاحب کے کہنے پر دیوبندیوں نے اپنی مسجد میں جمعہ بند کر دیا تو وہاں کے لوگ بریلویوں کے پاس جا کر جمعہ پڑھنے

لگے۔ مجھے معلوم ہوا تو میں نے ایک بس لوگوں کی بھری اور وہاں جا کر دوبارہ جمعہ شروع کرایا۔

چلو دیہات میں جمعہ کو ناجائز جاننے کے نظریہ رکھنے والے کسی عالم سے جب کوئی جمعہ کے بارے میں مسئلہ پوچھے گا تو وہ تو ضرور اپنے نظریہ کے مطابق فتوے دیگا وہ اپنے نظریہ کیخلاف کیسے فتوٰی دے سکتا ہے۔ یہ صرف ایک مسئلے کی بات ہوتی ہے اور صرف ایک کاغذی کارروائی اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا۔ اگلوں کو خود سوچ کمچھ سے کام لینا چاہیے مگر اندھے مقلدوں کے پاس سوچ سمجھ کہاں پھر اللہ رحم کرے لکیر کے فقیر چھوٹے چھوٹے بے بصیرت اناڑی ملاں جن کو صرفی نحوی قواعد تک کی خبر نہیں ہوتی وہ صرف فارغ التحصیل یعنی صرف تحصیل سے فارغ (خارج) ہوتے ہیں جو عنقریب اپنی بیوقوفی اور کم عقلی کی وجہ سے ضلع سے بھی فارغ (خارج) ہو جائیں گے اتراتے ہیں کہ انہوں نے دستار فضیلت حاصل کر لی لیکن بقول حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ ان بیچاروں کو دستار (دس تار) تو کیا علم کا ایک تار بھی حاصل نہیں۔ آسمان پر اٹھائے پھرتے ہیں اور کتابوں کی لکیروں کو دیکھ کر باؤلے بن جاتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو عالم و فاضل جتلانے اور خود کو لوگوں کی نظروں میں لانے کیلئے اودھم مچائے رہتے ہیں۔ اور پھر اصل حقیقت سے ناواقفیت کی وجہ سے کسی عالم کے نظریہ کو حقیقی شریعت جان کر مسلمانوں کو پریشان، مسلک کو کمزور مذہب کو بدنام اور اسلام کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

واہ جی واجی مولئی آئے لوکاں نوں بگڑاون والے
خود نوں عالم فاضل کہہ کے نظراں دے وچ لاون والے
ضد دے اندر آ کے یارو گمراہی پھیلاون والے
اصل شریعت مول نہ دسن من مرضی تے جاون والے

(راقم)

حضرت امام مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ اس قسم کے ملاؤں کی مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کسی نے شیطان لعین کو دیکھا کہ لوگوں کو گمراہ کرنے سے جمع خاطر کئے بیٹھا ہے۔ اس نے کہا کہ ارے ملعون آج لوگوں کو گمراہ کرنے سے کیوں بے فکر

بیٹھا ہے۔ شیطان نے جواب دیا کہ کیا پوچھتے ہو آجکل یہاں مالدولت بہت سکھ وچین سے ہے اس علاقے میں ایک بیوقوف قسم کا مولوی صاحب آیا ہے وہ خود لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کرکے میرا کام سرانجام دے رہا ہے اور اس نے مجھے اس ضروری کام سے فارغ کر چھوڑا ہے۔

وہ مولوی صاحب لوگوں کو برے کام تھوڑے بتاتا ہوگا۔ بس صرف اسلام سے متعلق کاموں سے روکتا ہوگا۔ اور خداتعالیٰ کی طرف جانے والی راہوں کو اپنی بیوقوفی سے ناجائز ناجائز کہہ کہہ کر بند کرتا ہوگا۔

یادرکھو شیطان کسی کو دین کی راہ سے ہاتھ پکڑ کر ہرگز نہیں روکتا وہ صرف وسوسے ڈالتا رہتا ہے جو لوگ کسی کا ہاتھ پکڑ کر دین کی راہ سے روکیں واللہ وہ شیطان سے بھی حد درجہ برے اور بدتر ہوتے ہیں شیطان ان کو مذہب کا جھانسہ دیکر استعمال کر رہا ہوتا ہے مگر ان عقل کے ماروں کو خود خبر نہیں ہوتی۔

چمنے دید و ہوائے خوش و پروازے کرد
کبک مسکین چہ خبرداشت کہ شہباز اے است

نماز جمعہ سے روکنا بھی مذہب کی آڑ میں شیطان کا ایک زبردست جھانسہ ہے۔

سنو اس کام سے روکنا چاہیئے جو شرعی لحاظ سے ناجائز اور حرام ہو۔ یا وہ کام جو دین کے نام پر ہو رہا ہو مگر قرآن و حدیث میں اس کی کچھ اصل نہ ہو۔ یا ایسا کام جو کسی امام کے نزدیک مباح نہ ہو۔ جمعہ پڑھنا قرآن و حدیث صحابہ کرام کے قول و فعل اہلسنت والجماعت کے آئمہ ثلاثہ حضرت امام مالک ' امام شافعی ' امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہم اور دیگر محدثین و محققین کے نزدیک ہر مقام اور ہر جگہ پر جائز ہے۔ باوجود اس کے اس سے روکنا ایک شیطانی جھانسہ نہیں تو پھر کیا ہے۔

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

جاتے جاتے یہ عجیب قصہ بھی سنتے جایئے تبلیغی جماعت کا سالانہ اجتماع جمعہ کے موقعہ پر پہلے رائیونڈ سے باہر تقریباً" دو میل کے فاصلہ پر میدان میں ہوا کرتا تھا اور اس موقعہ پر جمعہ بھی وہاں پڑھا جاتا تھا اس بارے میں حضرت مولانا مفتی رشید احمد

صاحب لدھیانوی سے کسی نے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے یہاں پر جمعہ کو جائز بتاتے ہوئے لکھا کہ تبلیغی جماعت کیلئے ایسا میدان حوائج مصر میں داخل ہے۔ اس لئے یہ جگہ فنائے مصر میں داخل ہے اور فناء میں صحت جمعہ کیلئے مصر کا اتصال ضروری نہیں اور فصل مزارع مانع نہیں لہذا یہاں جمعہ صحیح ہے دیکھئے احسن الفتاویٰ ص ۱۴۵ ج ۴

پہلے یہاں پر جمعہ کے موقع پر اجتماع اس لئے ہوتا تھا کہ ملازمت پیشہ افراد کی چھٹی کا موقعہ تھا حکومت کی طرف سے چھٹی جمعہ کی تھی۔ اور ملازمت پیشہ لوگ آسانی سے اجتماع میں شریک ہو جایا کرتے تھے۔ اب جبکہ حکومت نے جمعہ کی بجائے اتوار کی چھٹی مقرر کی تو ملازمت پیشہ لوگ کی سہولت کیلئے اجتماع بھی اتوار کے موقعہ پر مقرر کردیا گیا تاکہ ان کو شریک ہونے میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے مگر باوجود اس کے یار لوگوں نے اپنی بات منوانے کیلئے یہ کہہ کر لوگوں کو گمراہ کرنا شروع کر دیا کہ دیکھا ہمارا کہا اور ہمارا فتویٰ سچا ہوا کہ دیہات میں جمعہ جائز نہیں۔ اس لئے تبلیغی اجتماع اتوار کے موقع پر کر دیا گیا تاکہ وہاں جمعہ نہ پڑھا جائے۔

افسوس کہ تم نہ چلے سلامت روی کی چال
یا خودی کی چال چلے یا یہودی کی چال

میں آخر میں آپ کو خبردار کرنے کیلئے یہ بات ضرور گوش گزار کروں گا کہ شاید یہ کوئی نیا فرقہ وجود میں آ رہا ہے یا نیا فتنہ سر اٹھا رہا ہے۔ صدیاں گزر گئیں۔ دیہاتوں میں جمعہ پڑھا جاتا رہا۔ بڑے بڑے علماء فضلا ہو گزرے کسی نے نہیں روکا۔ بلکہ انہوں نے خود دیہاتوں اور بستیوں میں جمعہ پڑھا۔ اس زمانہ میں اس قسم کے لوگوں نے جو اسلام کے بنے بنائے کام میں رخنہ اور بگاڑ ڈالنا شروع کردیا ہے۔ اس سے مجھے دال میں کچھ کالا کالا نظر آ رہا ہے۔ میری زندگی میں میرے سامنے بہت سے فرقوں نے جنم لیا۔ جب کوئی نیا فرقہ وجود میں آیا تو سب سے پہلے اس نے چھوٹے چھوٹے اور خوابیدہ مسائل کو جگا کر اچھالنا شروع کردیا۔ پھر ایسے مسائل کو بڑا دکھا کر مسلمانوں میں تفرقہ اور انتشار ڈالا اور بات بات پر مناظرہ اور مجادلہ کیلئے تیار ہو گیا۔ آخرکار کچھ عرصہ کے بعد مستقل فرقے کی صورت اختیار کر کے اہل حق کیلئے سردرد بن گیا۔

دیہاتوں میں جمعہ پڑھنے سے روکنے والوں کا حال بھی کچھ ایسا ہی معلوم ہو رہا

ہے بلکہ اس سے بھی حد درجہ بگڑا ہوا یہ لوگ حد درجہ عجیب وغریب ذہنیت اور نظریہ رکھتے ہیں۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ کسی کو کسی قسم کیخلاف شریعت کام سے بالکل نہیں روکتے۔ بلکہ خلاف شریعت راہوں کو خود متعین کرکے پھر خود ان کی پشت پناہی بھی کرتے ہیں۔ مثلاً" پرافٹ کے نام پر انہوں نے سود ایسے کافرانہ کاروبار کو جائز کر چھوڑا ہے جو حد درجہ ظلم اور باعث صد لعنت ہے۔ شرطیہ حلالہ ایسے حیا سوز اور لعنتی فعل کو جائز بتا رکھا ہے۔ جو نہایت بے غیرتی اور کمل درجہ کی دیوثی ہے۔ جبری نکاح و طلاق کو جائز قرار دیکر ظلم وزیادتی اور فتنہ و فساد کی راہیں کھول دی ہیں۔ بیوہ عورتوں کے دوسرے نکاح نہ کرنے کا فتوئی دیکر ہندوانہ اور کافرانہ رسم کی پشت پناہی کر رکھی ہے۔ اس قسم کے بے شمار مسئلے ہیں جو قرآن وحدیث کے حکم کے سراسر خلاف ہیں مگر انہوں نے نہایت دیدہ دلیری سے جائز کردیئے ہیں۔ اور اس زمانہ کے نہایت خطرناک حالات کو بھی زیر نگاہ نہیں رکھا۔

اس کے علاوہ خداتعالیٰ کی طرف جانے والی راہوں کو بند کرنا اور روکنا بھی ان کی تعلیم میں شامل ہے۔ مثلاً" دیہاتوں میں جمعہ نہ پڑھو۔ جیسے کہ عرض کرچکا ہوں۔ پنج وقتہ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا نہ مانگو آمین نہ کہو۔ اکٹھے ہو کر اجتماعی صورت میں قرآن مجید ختم نہ کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔ علاوہ ازیں اگر کوئی حافظ یا قاری تراویح پڑھانے کیلئے کہیں سے لے آؤ تو ختم قرآن ہو چکنے کے بعد اسے دھکے دیکر مسجد سے خالی ہاتھوں نکال کر بھگا دو۔ گھر تک پہنچنے کیلئے اسے کرایہ تک بھی ہرگز نہ دو۔ جمعہ وعیدین کے موقعہ پر کسی کے ساتھ اخلاق و محبت کا مظاہرہ ہرگز نہ کرو اور السلام علیکم تک نہ کہو بلکہ تیور بدلے منہ بسورے ناک پھلائے مسجد یا عیدگاہ سے فوراً" نکل باہر بھاگو۔ اس موقعہ پر خطیب اور پیش امام کی عزت و احترام کرنے اور اس سے السلام علیکم کہنے اور اس کی خیروعافیت معلوم کرنے کی بجائے نہایت بے رخی اور حد درجہ ترشروئی سے آنکھیں دکھاتے ہوئے چلے جاؤ۔ اگر کسی نے ان مندرجہ باتوں کے برخلاف کیا تو دوزخ منہ کھولے کھڑا ہے۔ ہڑپ کرجائیگا۔

یہ ہے ان کی تعلیم کا مختصر سا خاکہ جس کو یہ لوگ شریعت کے نام پر پیش کرتے

رہے ہیں۔ (باقی آئندہ) ان کے اس رویئے سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ یہ کوئی نیا فرقہ وجود میں آیا ہی چاہتا ہے۔ اس پر آپ ضرور کہیں گے کہ جناب یہ تو عالم و مولوی لوگ ہیں۔ غلط راستہ کیسے بتا سکتے ہیں۔ جی ہاں آپ کو معلوم ہو کہ دنیا میں جس قدر باطل فرقے وجود میں آئے سب کے بانی مبانی یہی عالم و مولوی تھے جاہل تھوڑے تھے۔ جاہل بیچارے کیا کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسلام میں جس قدر فتنے اور اختلافات اٹھے مسلمانوں میں تفرقہ اور انتشار پھیلا۔ یہ سب کچھ اس قسم کے گرے ہوئے ذہن کے عالموں اور مولویوں کی کم عقلی بے سمجھی اور بدبصیرتی کا تباہ کن نتیجہ ہے۔

یہاں سوال اٹھتا ہے کہ آخرکار اس قسم کے عالم و مولوی کون تھے اور کہاں کے تھے۔ کیا وہ شہروں کے مہذبانہ ماحول میں پلنے بڑھنے والے سنجیدہ قسم کے مولوی و عالم تھے۔ یا بعض جنگلوں اور دیہاتوں کے بعض غیرمہذبانہ ماحول میں پرورش پانے والے غیرسنجیدہ فطرتی اور پیدائشی طور پر بگڑی ہوئی طبیعت اور گھٹیاذہن کے نالائق نفسیاتی مریض اپنے ماحول کے زیراثر ضدی ہٹ دھرم بدمزاج کوڑھ مغز پھوہڑ دماغ کم عقل بدفہم بے سمجھ اور غیرتربیت یافتہ قسم کے نام نہاد عالم و مولوی تھے۔ اس سوال کا جواب قارئین کرام کے ذمہ ہے۔ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔ تاریخ کی کتابیں دیکھیں گزشتہ اور موجودہ زمانے پر غور سے نظر گھمائیں سوال کا جواب خود بخود مل جائیگا۔ پھر اس سے ہمیں بھی آگاہ کریں۔

لے جی ہتھیں وٹوں ہتھاں تے پیراں وٹوں پیر
لے جی تُسیں مُتیاں گاجراں تے اَسیں مُتے بیر
(حضرت جہانیاں جہاں گشتؒ)

دوستو! یاد رکھو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے پیشین گوئی دیتے ہوئے خبردار فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو شریعت کی نام پر ایسے مسئلے بتائیں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے کبھی نہ سنے ہوں گے۔ فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم یعنی ان سے تم خود بھی بچو اور دوسروں کو بھی بچاؤ وہ کہیں تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں (مسلم)

بہرحال میں تم کو خبردار کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں سے ہوشیار رہو اور ان سے خود کو بچانے کی کوشش کرو۔ اور ان کی چکنی چپڑی باتوں میں ہرگز نہ آؤ۔ کہیں یہ نہ ہو کہ وہ تمہارے دین و ایمان کا بیڑا غرق کردیں۔

لباس خضر میں لاکھوں ہی رہزن پھرتے ہیں
ذرا پہچان کرنے کیلئے کچھ آنکھ پیدا کر

اللہ تعالی ہم سب مسلمانوں کو ایسے رہبرنما رہزنوں کے شر سے محفوظ رکھے آمین یارب العالمین ۔ بحرمة سیدالمرسلین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد وعلی آله وصحبه اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین

خیراندیش؛
عبدالغفور مہتمم مدرسہ تحفیظ القرآن
عیدگاہ صادق آباد
۱۸ ذیقعدہ ۱۴۱۹ھ

خوشخبری

قبلہ استاذ محترم حضرت مولانا مفتی عبدالغفور صاحب دامت برکاتہم کی بیحد بے مثال اور حد درجہ بہترین کتاب "گیارہ مسئلے" زیر ترتیب و تالیف ہے۔ جو عنقریب پورے آب و تاب کے ساتھ منظر عام پر آجائیگی۔

نذیر الحق نقشبندی

نذیر الحق دشتی النقشبندی کی مطبوعہ کتابیں

	قیمت
سلطان الاذکار المعروف کمالات اولیاء (تصوف)	۱۰۰ روپے
حیات و سماع سیّد انبیاء (صفتِ رسول)	۳۰ روپے
بلوچ قوم اور اس کی معرکہ آرائیاں (تاریخ)	۱۰۰ روپے
تاریخ دشتی بلوچ	۶۰ روپے
فیض الامیر (تصوف)	۲۵ روپے
راہ اقبال	۲۰ روپے
بلوچ پشکان (بلوچ قبائل کے ظالمانہ رواج و روایات)	۱۵ روپے
اظہار خیال (نعت و نظم)	۶ روپے
پراقب کا کاروبار سود ہے	۳ روپے
مسکانی پاڑہ کا تعارف	۵ روپے
سلسلہ شریف بزرگان نقشبندیہ	۵ روپے

ملنے کا پتہ

مدرسہ عربیہ احسن العلوم (رجسٹرڈ) نذیر آباد کچا رازی
ڈاک خانہ بھونگ ضلع رحیم یار خان